

- 4- سماجی تنظیمیں، خیراتی ادارے بھی قرض دار کو اس میں مبتلا نہ ہونے چاہئے۔
- 5- انفرادی طور پر زکوٰۃ، صدقات یا انفاق سے قرض اتارنے میں مدد کی جاسکتی ہے۔
- قرض کو انعام الہی: اللہ تعالیٰ نے قارض کو جو انعام دیا اس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا لَّيُطْبِقَهُ لَكَ وَلَكَ أَجْرٌ كَرِيمٌ ﴿۱۱﴾ (حدید ۵۷: ۱۱) "کون ہے جو اللہ کو اچھا قرض دے اور اللہ کی جانب سے اس کو امانت کے ساتھ ملے گا اور اس کا بہت اجر ہے۔"

مسائل قرض

- 1- جب قارض قرض وصول کرے گا تو اس کا ذمہ دار وہی ہوگا۔ اس کے بعد مقرض قارض کو دے گا اور اس کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔
- 2- قرض کی مدت متعین نہ ہو تو قارض جب چاہے مطالبہ کر سکتا ہے۔ اس سلسلے میں مقرض کا کوئی عذر قبول نہیں کیا جائے گا۔
- 3- اگر قرض واپس کرنے میں خرچ نہیں آتا تو قارض کی مرضی سے جہاں چاہے قرض ادا کیا جاسکتا ہے۔
- 4- قرض پر نفع لینا حرام ہے۔ اس لیے کوئی منافع نہیں لیا جاسکتا۔
- 5- مقرض اپنی مرضی سے قرض کے ساتھ اضافی رقم دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔ یہ حدیث سے ثابت ہے۔
- 6- ماپ، وزن یا تعداد میں قرض کی مقدار معلوم و معروف ہونی چاہیے۔ تاکہ بعد میں کوئی فساد جنم نہ لے۔ اس لیے قرض دیتے وقت ہر چیز واضح ہونی چاہیے۔
- 7- مال کی صفت اور جانور کی عمر معلوم ہونی چاہیے۔ تاکہ بعد میں کسی جھگڑے کا امکان نہ رہے۔
- 8- قرض مالک یا عیال دے دوسرا ایسا نہیں کر سکتا۔ بے دخل آدمی قرض نہیں دے سکتا۔ یہ کام ذمہ دار فرد ہی کر سکتا ہے کیونکہ بعد میں اس سے قباحتیں جنم لیتی ہیں۔
- 9- قرض کی واپسی پر گواہ بنانا ضروری ہے۔ تاکہ بعد میں فساد کا امکان ختم ہو جائے۔
- 10- قرض کے وقت کوئی چیز اصل صورت میں ہو تو اسے واپس کیا جائے اگر اس میں کوئی کمی بیشی ہو تو اس کی مثل ادا کی جائے اور اگر مثل نہ ہو تو اس کی قیمت ادا کی جائے گی۔
- 11- قرض لیتے وقت اور واپسی پر تحریری ثبوت لینا زیادہ بہتر ہے تاکہ اختلاف کی صورت میں ثبوت رہے اور کوئی فریق نہ سکے۔

13- مسائل حلیت و حرمت 2009ء، 2011ء

اسلام نے حلیت و حرمت کا اپنا فلسفہ دیا تاکہ مسلمان حرام چیزوں سے بچیں۔ کیونکہ حرام خوری، ذہنی، روحانی، اخلاقی اور جسمانی نقصان کا باعث ہے۔ چند اہم چیزوں کی تحریریں یوں ہیں:

حرام: وہ چیزیں جن سے اسلام نے منع کیا ہے۔ مثلاً شراب، خمر، دھیرہ
 حلال: وہ چیزیں جن کو اسلام نے جائز قرار دیا ہے۔ مثلاً دودھ، تھامت، دھیرہ
 مشتبہ: وہ چیزیں جن کے بارے میں خاموشی اختیار کی گئی ہے۔ کہ اہل مذہب دھیرہ
 مکروہ: وہ چیزیں جن کے بارے میں کراہت کا اظہار کیا گیا ہے مثلاً تمباکو نوشی دھیرہ

اسلام میں حلال کی اہمیت

قرآن مجید میں حلال کی اہمیت: قرآن مجید میں حلال کھانے پر زور دیا گیا ہے اور اس سلسلے میں کئی آیات موجود ہیں۔ مثلاً ارشاد باری ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا (بقرہ 2: 168) "اے لوگو! زمین میں جو حلال و پاکیزہ چیزیں ہیں ان میں سے کھاؤ۔" ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يُحِلُّ لَكُمْ هَذِهِ الْأَشْيَاءَ (اعراف 7: 157) "ان کیلئے پاک چیزیں حلال کی گئی ہیں۔"

حدیث کی روشنی میں حلال کی اہمیت

احادیث میں کھل کر حلال کی اہمیت بیان کی گئی ہے اور اسے تمام نیک اعمال کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "وہ گوشت اور وہ جسم جنت میں نہ جاسکے گا جس کی نشوونما حرام مال سے ہوئی اور ہر ایسا گوشت اور جسم جو حرام مال سے پلا بڑھا ہے دوزخ اسکی زیادہ مستحق ہے۔" ایک اور جگہ فرمایا: "جس شخص نے دس درہم میں کوئی کپڑا خریدا اور ان میں سے ایک بھی درہم حرام کا تھا تو جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا اسکی کوئی نماز اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوگی۔" گویا اسلام میں تمام اعمال کی قبولیت کا انحصار حلال پر ہے حرام کھانے والے کا کوئی عمل قبول نہیں ہوتا۔

اسلام کے اصول حل و حرمت

1- ہر طیب چیز حلال ہے: اللہ تعالیٰ نے ہر پاک چیز جو زمین کے سینہ سے باہر آتی ہے حلال قرار دی ہے۔ ارشاد ربانی ہے: يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُوا مِمَّا فِي الْأَرْضِ حَلَالًا طَيِّبًا (بقرہ 2: 168) "اے لوگو! جو کچھ زمین میں حلال اور پاک ہے اس میں سے کھاؤ۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال و حرام میں امتیاز بتاتے ہوئے فرمایا: "تمام پاکیزہ چیزیں حلال اور تمام خبیث چیزیں حرام ہیں۔"

مزید تشریح کرتے ہوئے مقاتل نے فرمایا: "ہر حلال رزق طیبات میں داخل ہے۔" حضرت سعیدؓ فرماتے ہیں: "ذبح کئے ہوئے جانور طیب ہیں۔"

2- حل و حرمت کا اختیار: اسلام کے فلسفہ حل و حرمت کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ حل و حرمت کا اختیار صرف اور صرف اللہ کی ذات کو ہے۔ اس سلسلے میں قرآن نے فرمایا ہے: إِنَّ اللَّهَ يَفْضُلُ مَا يُرِيدُ ① (مائدہ 5: 1) "جسک اللہ جو چاہتا ہے حکم دیتا ہے۔"

اس طرح اللہ تعالیٰ نے کسی کو بھی حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دینے سے منع فرمایا ہے: وَلَا تَقُولُوا لِمَا

تَوَيْتُ أَلَيْسَ تَنْتَهُكُمْ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ (نمل 16: 116) "اور تم اپنی زبانوں سے یہ جھوٹے کلام نہ دو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام۔" رسول اکرم کا قول مبارک اس سلسلے میں حرف آخر کی حیثیت رکھتا ہے، "حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں حلال بتایا اور حرام وہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں حرام کیا اور جس کا بیان نہیں وہ معاف ہے۔"

3- حلال کو حرام کرنا گناہ کبیرہ ہے: اللہ تعالیٰ نے حلال و حرام کے اختیارات صرف اور صرف اپنے تک محدود رکھے ہیں۔ کوئی عیسائی پادری، یہودی ربی، ہندو پنڈت، دلالی لامہ اور مسلمان عالم ایسا کرنے کا حق نہیں رکھتا۔ ارشاد باری ہے: قُلْ أَرَأَيْتُمْ مِمَّا أَنْزَلَ اللَّهُ لَكُمْ مِنْ رِزْقِهِ فَجَعَلْنَاهُ حَرَامًا وَحَلَالًا قُلِ اللَّهُ آخِذٌ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ (نہل 10: 59) "کہہ دیجیے کیا تم نے دیکھا کہ اللہ نے جو رزق تمہارے لیے نازل فرمایا ہے اس میں سے تم نے کسی کو حرام اور کسی کو حلال ٹھہرایا؟ کہہ دیجیے کیا اللہ نے تمہیں اسکی اجازت دی ہے یا تم اللہ پر بہتان بانہہ رہے ہو۔" ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَحْزَنْهُمْ ظِلْعُ حَبِيبٍ مِمَّا آخَلَ اللَّهُ لَهُمْ (مائدہ 5: 87) "ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں تمہارے لیے حلال ہیں انہیں حرام نہ ٹھہراؤ۔"

4- حلال کا دائرہ وسیع ہے: اسلام نے چند چیزوں کو حرام قرار دے کر حلال کا دائرہ وسیع کر دیا ہے۔ تاکہ لوگ غفلت محسوس نہ کریں کیونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنی مخلوق سے محبت ہے ارشاد باری ہے: يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (بقرہ 2: 185) "اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی چاہتا ہے اور تنگی پسند نہیں کرتا۔"

5- حلال حرام سے بے پریاں کر دیتا ہے: اللہ تعالیٰ نے حلال کی وسعت اور مقدار زیادہ کر دی ہے۔ اس کے علاوہ حرام کردہ چیزوں کے ایسے متبادل تیار کیے ہیں کہ حرام اشیاء کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ اس بارے میں علامہ قرضاوی لکھتے ہیں۔ اسلام نے پانسوں کے ذریعہ قسمت معلوم کرنے کو حرام ٹھہرایا اور اس کے بدل کے طور پر دعائے استعارہ عطا فرمائی سود کو حرام کیا اور اس کے عوض نفع بخش تجارت کو جائز کیا۔ منشیات کو حرام کیا تو اسکے نعم البدل کے طور پر لذیذ مشروبات حلال ٹھہرائے۔ جہ روح اور بدن دونوں کیلئے مفید ہیں۔ زنا اور لواطت کو حرام ٹھہرایا تو ان کے بجائے نکاح کو حلال ٹھہرایا۔ (اسلام میں حلال و حرام 42، 43)

6- قبولیت دعا اور رزق حلال: انسان کے اعمال صالحہ کے قبول اور عدم قبول کا انحصار رزق حلال پر ہے کیونکہ انسان کا جسم جس قسم کی خوراک سے پرورش پاتا ہے اسکی سوچ اور اعمال پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ نے رسولوں اور اہل ایمان کو حکم دیا ہے کہ وہ پاک چیزیں کھائیں اور نیک اعمال کریں۔" اسکے علاوہ آپ نے قبولیت دعا کے بارے میں فرمایا: ایک شخص لباس کرے اور وہ پرانے بالوں والا اور غبار آلود ہوتا ہے۔ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کرتا ہے اور گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے لیکن اسکا کھانا پینا اور غذا سب حرام ہیں۔ اس لیے اس کی دعا قبول نہیں ہوتی (مسند احمد)

7- قبولیت اعمال اور رزق حلال: اعمال صالحہ صرف اس وقت قبول ہوتے ہیں جب انسان نے رزق حلال کھایا۔

ہو۔ حرام کھانے والے کی عبادت، نیک کام، زکوٰۃ، صدقات اور انفاق وغیرہ قبول نہیں ہوتے۔ اس لیے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے دس درہم میں سے کوئی کپڑا خریدا اور ان میں سے ایک درہم بھی حرام کا تھا تو جب تک وہ کپڑا اس کے جسم پر رہے گا اس کی کوئی نماز اللہ کے ہاں قبول نہیں ہوگی۔ نماز تمام عبادات کی سرخیل ہے اور تمام اعمال صالحہ کی سردار ہے اگر یہی قبول نہیں ہوتی تو باقی اعمال کس طرح اللہ کے ہاں مقبول ہو سکتے ہیں۔

۸۔ مشتبہ چیزوں سے بچنا: اسلام میں حل و حرمت کے لحاظ سے حلال و حرام کے واضح ہونے کے بعد مشتبہ چیزوں سے بچنا ضروری ہے کیونکہ اصل میں یہ ایمان کو مشکوک بنانے والی چیزیں ہیں اور آہستہ آہستہ حرام میں مبتلا کر دیتی ہیں۔ ارشاد نبویؐ ہے: ”حلال بھی واضح ہے اور حرام بھی واضح اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ امور ہیں لوگوں میں سے بہت سے ان کو نہیں جانتے ہیں جو شخص مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرے گا وہ اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچائے گا اور جو مشتبہ میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا۔“

9۔ اسرافِ حلالِ ممنوع ہے: حلال کھانے میں بھی اسلام کا یہ اصول ہے کہ اسراف سے بچا جائے کیونکہ یہ بھی حرام کی سرحدوں کے قریب پہنچا دیتا ہے ارشاد خداوندی ہے: ﴿كُلُوا وَاشْرَبُوا وَلَا تُسْرِفُوا﴾ (اعراف 31:7) ”کھاؤ اور پیو اور اسراف نہ کرو۔“ ایک اور جگہ فرمایا: ﴿إِنَّ الْبُذْرَيْنِ كَانُوا الْإِخْوَانَ الشَّيْطَانِ﴾ (اسراء 27:17) ”بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطان کے بھائی ہیں۔“

10۔ حرام و حلال میں اعتدال: اسلامی ضابطہ حل و حرمت میں اعتدال کو پسند کیا گیا ہے کیونکہ حرام چیزوں کو حلال کرنا اور حلال چیزوں کو حرام کرنا اسلام میں جائز نہیں۔ بنی اسرائیل پر ان کی بے اعتدالی کی وجہ سے بے شمار تفتیں حرام ہوئیں۔ مثلاً جلی، پانی سے کپڑوں کا پاک ہونا اور مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ نماز کی ممنوعیت وغیرہ۔ آج مسلانہ انہی اس معاملے میں اعتدال کا دامن چھوڑ رہے ہیں۔ ارشاد باری ہے: ﴿لَا تَجِدُ مَثَرًا طَائِفَةٍ مَّا أَحَلَّ اللَّهُ لَكُمْ وَلَا تَجِدُوا إِذْ قَالَ اللَّهُ لَا يُحِبُّ الْبَغِيضِينَ﴾ (مائدہ 87:5) ”تم اپنے لیے ان پاکیزہ چیزوں کو حرام مت کرو جو اللہ نے حلال قرار دی ہیں اور حد سے نہ بڑھنا اور حقیقت اللہ تعالیٰ نے والوں کو پسند نہیں کرتا۔“

11۔ حرام چیزوں کی کثرت انسان کو متاثر کرتی ہے: حرام چیزوں کا چلن کیونکہ عام ہوتا ہے اور ان میں لذت اور کشش بھی محسوس ہوتی ہے، اس لیے ہمیں اس طرف متوجہ نہیں ہونا چاہیے۔ جیسے شوگر کے مریض کو نقصان دہ ہونے کے باوجود چینی مزے دار لگتی ہے حالانکہ یہ زہر قاتل ثابت ہوتی ہے۔ اس لیے ان کی ظاہری کشش سے متاثر نہیں ہونا چاہیے اور نتائج پر نظر رکھنی چاہیے۔ ارشاد باری ہے: ﴿قُلْ لَا يَسْتَوِي الْخَبِيثُ وَالطَّيِّبُ وَلَوْ أَعْجَبَكَ كَثْرَتُهُ الْخَبِيثُ﴾ (مائدہ 100:5) ”کہہ دیجیے کہ پاک و ناپاک برابر نہیں ہو سکتے بے شک ناپاک چیزوں کی کثرت تمہیں متاثر کرتی ہے۔“

12۔ حرام چیزیں انسانیت کے لیے نقصان دہ: اللہ تعالیٰ نے جن جن چیزوں کو حرام قرار دیا ہے مثلاً شراب، خمر، سورہ کا گوشت، زنا وغیرہ۔ یہ سب انسانی فلاح کے لیے سخت نقصان دہ ہیں اور آج تک کسی کو بھی اسلام کی حرام کردہ چیزوں میں افادیت کا پہلو نہیں مل سکا۔ مثلاً شراب اور جوئے کی حرمت کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: ﴿إِنَّمَا الْخَمْرُ

17 وَالْمَيْمُونِ وَالْأَنْصَابِ وَالْأَزْلَامِ رَجَسٌ ثُمَّ قَالَ الشَّيْطَانُ فَاخْتَبِرُونَهُ لَعَلَّكُمْ تَعْلَمُونَ (مائدہ 5:90) ”در حقیقت یہ شراب اور جواہر آستانے اور پائے سب گندے شیطان کام ہیں ان سے احتیاج کرو تا کہ تم تلاش پاسکر۔“

18 13۔ جن چیزوں کی حلت و حرمت میں فقہاء کا اختلاف ہے؟ جن چیزوں کے بارے میں فقہاء اختلاف ہے ان سے بچنا ہی بہتر ہے۔ مثلاً کوا، سانپ، مینڈک وغیرہ ان سے بچنا زیادہ بہتر ہے۔ یہ بھی مشتبہات میں شمار ہوتی ہیں۔

14۔ ناجائز ذرائع سے حاصل شدہ مال حرام ہے: اللہ تعالیٰ نے ناجائز طریقوں سے مال تصنیفاً اسلام میں حرام قرار دیا ہے۔ اس میں رشوت، جھوٹ، حکام کا سہارا اور دوسرے تمام ناجائز ذرائع شامل ہیں۔ ارشاد ربانی ہے: وَلَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبِطَالِ وَكَذَلِكُنَا يَهْدِي إِلَى الْحَكِيمِ لِيَأْكُلُوا فَرِيضَاتٍ مِمَّا قَالُوا الْفَوَاحِشُ أَلْفَاظٍ بِالْأَخْذِ وَاللَّهُ تَعْلَمُ السُّرُورَ (بقرہ 2:188) ”اور اپنے مال سے کوئی حصہ کٹنا سے ناجائز طور پر مست کھاؤ اور دوسروں کے سامنے اس مقصد سے پیش کر دو کہ اس کے ذریعے تم جانتے بوجھتے دوسروں کا مال ناجائز طریقے سے کھاؤ۔“

15۔ حرام کردہ ماکولات: سورہ بقرہ میں خاص طور پر اور دوسری سورتوں میں عام طور پر حرام کردہ چیزیں درج ذیل ہیں۔ ارشاد ربانی ہے: إِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْمُوتَةَ وَالْدَّمَ وَخَلْقَ الْحَيَوَانِ وَمَا أُيْلَ بِهِ لِغَيْرِ الذَّوَابِ (بقرہ 2:173) ”بے شک تم پر مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا نام لیا گیا ہو حرام کیا گیا ہے۔“

(الف) مردار: ہر بھڑا آدمی مردہ چیزوں سے نفرت کرتا ہے۔
(ب) خون: خون کسی زمانے میں بھی کھانے پینے کیلئے پسند نہیں کیا گیا۔ اس میں صحت کے خلاف بیماریوں کے ہاشم شامل ہیں۔

(ج) خنزیر کا گوشت: جدید قدیم تحقیقات سے اس کے گوشت کے طبی اور اخلاقی نقصانات ثابت ہیں۔
(د) غیر اللہ کے نام پر نامزد جانور یا کوئی چیز: غیر اللہ کے نام پر کوئی بھی نامزد چیز حرام کر دی گئی ہے۔ کیونکہ براہ راست خدا کی توحید کے خلاف ہے اس لیے اس سے منع کیا گیا ہے۔

(ر) کچھ مزید حرام جانور: قرآن مجید میں درج ذیل جانوروں کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ حُرِّمَتْ عَلَيْكَ يَهُ وَالدُّمْنَقِیَّةُ وَالْمُرْقُوتَةُ وَالطَّيْنَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُوبِ (مائدہ 5:3) ”تم پر گھاگٹ کر مارا، بونٹ کھا کر مارا، سینک سے مراد درندہ کا پھاڑا جانور، جزاس کے ذبح کرنے سے منع کر لیا ہوا اور جسے استخوان پر ذبح کیا گیا ہو حرام کیے گئے ہیں۔“

16۔ تکبیر کے بغیر ذبح کئے گئے جانور: ذبح کرتے وقت اگر تکبیر نہ کہی گئی ہو تو وہ جانور بھی حرام ہے۔ ارشاد ربانی ہے: وَلَا تَأْكُلُوا مِمَّا لَمْ يُذَكَّرْ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ (انعام 6:121) ”اور تم اس جانور کا گوشت مت کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔“

17- درہائی جانور بغیر ذبح کے حلال ہیں: دریائی جانوروں کو بغیر ذبح کے حلال قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: **أَمَّا لَكُم مِّنَ الْبَحْرِ مِمَّا ذُكِّرَ** (مائدہ: 98) ”تمہارے لیے سمندر کا حلال کھانا حلال ہے۔“

18- حدیث کے حرام کردہ جانور: حدیث میں درج ذیل جانور حرام کئے گئے ہیں:
(الف) پالتو گدھا: حدیث میں ہے کہ پالتو گدھے کا گوشت کھانے سے منہ کیا گیا ہے۔
(ب) کچلی والے درندے: کچلی والے درندے صحیحین کی حدیث کے مطابق حرام قرار دیے گئے ہیں۔ مثلاً شیر، چمکا، بھیریا، بچھو وغیرہ۔

(ج) بچے سے کھانے والے پرندے: صحیحین کی احادیث کے مطابق بچوں سے کھانے والے پرندے حرام قرار دیے گئے ہیں مثلاً، گدھ، شکرہ، باز اور چیل وغیرہ۔

19- حدیث کے مطابق حلال چیزیں: حدیث میں قرآن کے علاوہ درج ذیل چیزوں کو حلال قرار دیا ہے۔ مثلاً مچھلی اور مٹی کا گوشت بغیر ذبح کے حلال کیے گئے ہیں۔ کیونکہ حدیث میں آپؐ نے فرمایا: ہمارے لیے دو مردار حلال کیے گئے ہیں ایک مچھلی اور دوسری مٹی۔ لیکن اگر مچھلی مرنے کے بعد بدبودار ہو کر خود پانی کے اوپر آ جائے یا مٹی بھی مرنے کے بعد بدبو تک پہنچ جائے تو حرام ہے۔

20- حرام چیزوں میں شفاء نہیں: اسلام کے فلسفہ حل و حرمت کے مطابق حرام کردہ اشیاء میں شفاء نہیں ہے یہ تمام عقلی دلائل اور سائنسی تحقیقات سے ثابت ہے اس لیے شراب کے بارے میں ”ان زائدہ“ ہے: ”اس میں نفع کم اور نقصان زیادہ ہے“۔ جس چیز میں نفع بہت کم اور نقصان زیادہ ہو تو کوئی ذی شعور شخص ایسا سودا نہیں کرتا۔

21- مجبوری کی حالت اور اشیائے حرام: اسلام نے شدید مجبوری کی حالت میں حرام کردہ اشیاء استعمال کرنے کی مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے:

- 1- دل میں رغبت نہ ہو۔
- 2- بغاوت کا ارادہ نہ ہو۔
- 3- کم سے کم مقدار استعمال کی جائے۔

اسی طرح مجبوری کی حالت میں دوا میں بھی حرام کردہ چیز کی مذکورہ شرائط کے ساتھ اجازت دی ہے۔

22- جو چیز حرام کا باعث ہے وہ بھی حرام ہے: ایسی چیز جو حرام کی طرف لے جاتی ہے یا حرام کا باعث بنتی ہے وہ بھی حرام ہے مثلاً عریاں لڑکی، خنجر، خنجر، بے پردگی، عورتوں کی جاہلیت کی ہی زینب و زینت، غیر مرد عورت کی حالت وغیرہ۔

23- حیالہ حرام بھی حرام ہے: اسلام کے اصول ملت و حرمت میں حرام کا حیلہ کرنا بھی حرام ہے۔ یہ دراصل شیطانی حیلہ دے دیتے ہیں۔ جو بظاہر جائز نظر آتے ہیں لیکن حقیقت میں حرام کو حلال کرنے کا ٹول ہوتا ہے۔ ارشاد نبویؐ ہے: ”محمّدیوں نے جس کا ارتکاب کیا اس کا ارتکاب تم نہ کرو کہ اللہ کی حرام کردہ چیزوں کو اٹنی حیلوں سے حلال کرو“۔

محمّدیوں نے سبت کے دن مچھلی کے شکار میں حیالہ سازی کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا کے طور پر ہنر بنا دیا۔